لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

یقیناً تمہارے لئے رسول ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے۔(سورہ احزاب:۲۱)

سُترہ

مختصر احکام و مسائل

مرتِب

قاضی ابراھیم شریف

(صدر ضلعی جمعیت اہل حدیث، تھانے نوی ممبئی)

نظر ثانی

عبدالرحیم رحمانی مدنی

(داعی مرکز ندوۃ الصفۃ، کرلا ممبئی)

ناشر

مدرسہ محمدیہ اہل حدیث مسجد

آکاش گنگا روڈ، رابوڑی، تھانہ، ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سُترہ

مختصر احکام ومسائل

﴿مرتب﴾
قاضی ابراھیم شریف
(صدر ضلعی جمعیت اہل حدیث، تھانے نوی ممبئی)

﴿نظر ثانی﴾
عبدالرحیم رحمانی مدنی
(داعی مرکز ندوۃ الصفہ، کرلا ممبئی)

ناشر
مدرسہ محمدیہ اہل حدیث مسجد
آکاش گنگا روڈ، رابوڑی، تھانہ، ممبئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

© حقوق طبع محفوظ ہیں

نام کتاب: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سُترہ مختصر احکام و مسائل

مرتِب: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قاضی ابراھیم شریف

نظر ثانی: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدالرحیم رحمانی مدنی

کمپوزنگ: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مدثر رحمانی

اشاعت: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اول جنوری/2020

تعداد: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔1000

ملنے کا پتہ:

(1) مدرسہ محمدیہ اہل حدیث مسجد، آکاش گنگا روڈ، نیر سرسوتی اسکول رابوڑی،

تھانے-400601 موبائل نمبر:09221337147

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

مقدمہ 3

سترہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف 5

سترے کا حکم 5

کس کس چیز کو سترہ بنایا جاسکتا ہے؟ 9

سترہ کی اونچائی کی مقدار 11

سترہ اور نمازی کے درمیان فاصلہ 13

کیا مسجد میں بھی سترہ ضروری ہے؟ 14

کھلی جگہ میں سترہ کا حکم 16

سترے کو کچھ دائیں یا بائیں جانب رکھنا 17

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے 18

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ 21

سترہ کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا 22

آدمی کا آدمی کی طرف رخ کرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو 28

نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟ 29

نماز کو کونسی چیز توڑتی ہے؟ 30

کیا حرمین میں سترے کا اہتمام ضروری نہیں؟ 34

ایک سوال اور اس کا جواب 38

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على أشرف الأنبياء والمرسلين ، نبينا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين، وبعد :

شہادتین کے بعد دین اسلام کا اہم ترین اور بنیادی رکن نماز ہے، یہ نبی کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور اللہ سے بندوں کی مناجات کا بہترین ذریعہ ہے۔ اللہ عزوجل نے پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے لئے فلاح و کامرانی کی شہادت دی ہے ، بشرطیکہ ان نمازوں میں حضور قلب اور ظاہری اعمال کے ساتھ باطنی خشوع کا اہتمام پایا جائے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ أَفْلَحَ ٱلْمُؤْمِنُونَ ۝١ ٱلَّذِينَ هُمْ فِى صَلَاتِهِمْ خَٰشِعُونَ ۝٢﴾ ①

یقیناایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی۔ جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " **إِنَّ الْعَبْدَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْهَا إِلَّا عُشْرُهَا، تُسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا نِصْفُهَا** " ②

یقینا بندہ نماز پڑھتا ہے، اور اس کے لئے اس کی نماز کا صرف دسواں حصہ، نواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچواں حصہ، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ (کا اجر و ثواب) لکھا جاتا ہے۔

بلا شبہ نماز کے اجر کی کمی کا دیگر اَسباب و عوامل کے علاوہ ایک سبب خشوع و

---

① [المؤمنون:1-2]

② [مسند احمد طبعة الرسالة:189/31، ح:18894]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خضوع اور تدبر کا فقدان یا اس میں نقص بھی ہے۔ چنانچہ علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ (۱۳۲۹ھ) فرماتے ہیں:

"لما اخل فی الأرکان و الشرائط و الخشوع والخضوع و غیر ذلك"①

اس لئے کہ آدمی نماز کے ارکان، شرائط اور خشوع خضوع وغیرہ میں کمی کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے نماز میں خشوع و خضوع اور یکسوئی کے لئے دیگر اسباب کے علاوہ ایک سبب حالت نماز میں امام منفرد کے لئے سترہ واجب قرار دیا ہے۔

لیکن اس کے باوجود عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ نماز میں سترہ کے حکم، اس کی کیفیت اور دیگر احکام و مسائل سے ناواقف ہوتے ہیں، اسی طرح بعض مساجد میں کماحقہ سترہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا ہے، جبکہ یہ نماز کے بنیادی مسائل میں سے ہے، اس کا اہتمام نماز میں خشوع و یکسوئی کا باعث نیز دیگر نمازیوں کو گناہ سے بچانے کا سبب ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو تمام مسلمانوں کے لئے نفع بخش بنائے اور تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد و آله و صحبه أجمعین.

قاضی ابراھیم شریف

(صدر ضلعی جمعیت اہل حدیث، تھانے نوی ممبئی)

① [عون المعبود و حاشیہ بن القیم: 3/3]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترہ کی لغوی واصطلاحی تعریف

لفظ ”سترہ“ لغت میں ”اوٹ یا پردہ“ کے معنی میں مستعمل ہے اور اصطلاحی و شرعی اعتبار سے سترہ کا اطلاق ”ہر اس چیز پر ہوتا جسے آڑ بنا کے کوئی شخص نماز ادا کرے“ مثلاً لکڑی، نیزہ، درخت، سواری، دیوار، ستون وغیرہ۔

سترے کا حکم

① عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتُقَاتِلْهُ؛ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ»[①]

”سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ انکار کردے تو اس سے لڑو کیونکہ اس کے ساتھ یقیناً شیطان ہے۔“

② ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا»[②]

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ سترے کی طرف نماز ادا کرے اور اس کے قریب رہے۔“

① [صحیح مسلم (506)، صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب النهي عن الصلاۃ إلی غیر سترۃ، (800)]

② [سنن أبي داوٗد، کتاب الصلاۃ، تفریع أبواب السترۃ، (698)]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

③ يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: " فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا[1].

یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا۔ سلمہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابومسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔

④ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ «كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا»، قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: «كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ، فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُهُ[2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے پھر اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ (نافع کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اچھا یہ بتائیے کہ اگر سواری کے اونٹ اپنی جگہ سے اٹھ جاتے تو

---

① [صحیح بخاری:502]

② [صحیح بخاری:507]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کیا کرتے تھے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس صورت میں آپ پالان کو اپنے سامنے کھڑا کر لیتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی عمل تھا۔

⑤ قرہ بن ایاس کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مجھے پکڑ کر سترہ کے قریب کر دیا اور فرمایا:

«صَلِّ إِلَيْهَا» ''اس کی طرف نماز ادا کر۔''[1]

⑥ انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

«لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ المَغْرِبِ»، وَزَادَ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَنَسٍ، حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»[2]

میں نے کبار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب کے وقت ستونوں (کھمبوں) کی طرف جلدی کرتے تھے۔ [یعنی مغرب سے قبل دو رکعتیں پڑھنے کے لئے ان کو اپنا سترہ بناتے تھے] (یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے)۔

---

① [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة، باب من كان يكره الصلاة بين السواري، (7502)]

② [صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلوة إلى الأسطوانة، (503)(481)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

⑦ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ

«رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا»[1]

میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا کہ وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔

⑧ نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلاً إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ،قَالَ لِي:وَلِّنِي ظَهْرَكَ»[2]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد کے ستونوں (کھمبوں) میں سے کسی ستون (کھمبے) کی جانب کوئی جگہ نہ پاتے تو مجھے کہتے کہ میری طرف اپنی پشت (پیٹھ) کر دو۔

اس اثر سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کو سترہ بنا کر نماز پڑھے تو اس کی نماز مکمل ہونے تک اسے وہیں بیٹھے رہنا چاہیے۔

---

① [مصنف ابن أبي شيبة، کتاب الصلوات، باب قدر کم یستر المصلي؟ (2853)]

② [مصنف ابن أبي شيبة، کتاب الصلوات، باب الرجل یستر الرجل إذا صلی إلیه أم لا؟ (2878)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس کس چیز کو سترہ بنایا جا سکتا ہے؟

① يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ: " فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا[1].

یزید بن ابی عبید نے بیان کیا کہ میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) حاضر ہوا کرتا تھا۔ سلمہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اس ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے جہاں قرآن شریف رکھا رہتا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اے ابو مسلم! میں دیکھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاص طور سے اسی ستون کو سامنے کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

② أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا[2]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی ایسے کھلے میدان میں نماز ادا فرماتے جہاں کوئی چیز سترہ بنانے کے لیے موجود نہ ہوتی تو اپنے سامنے نیزہ گاڑ لیتے پھر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے پیچھے نماز ادا کرتے۔

---

① [صحیح بخاری:502]

② [صحیح بخاری:498]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

③ "إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ، مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، فَلْيُصَلِّ،"[1]

کبھی کبھار اپنی سواری کو سامنے بٹھا کر اس کے پہلو کی طرف کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔

④ "بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ"[2]

اونٹ کی کاٹھی کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنا کر بھی نماز ادا فرمائی۔

⑤ "بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ"[3]

⑥ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

« لَقَد رَأَيتُنا لَيلَةَ بَدرٍ وما مِنَّا إِنسانٌ اِلَّانَائِمٌ اِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلّى ﷺ فإِنَّهُ كَانَ يُصلِي إِلىٰ شَجَرَةٍ ويَدعُوا حَتّى أَصبَحَ وما كَان مِنَّا فَارِسٌ يَومَ بَدرٍ غَيرَ المِقدَادِ بنِ الأَسوَدِ»[4]

ہم نے (غزوہ) بدر والی رات دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص سو گیا تھا سوائے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے، کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک درخت کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، اور بدر والے دِن ہم میں سے صرف (اکیلے) مقداد بن أسود رضی اللہ عنہ ہی گھڑسوار تھے۔

---

① [صحیح مسلم:1111]

② [صحیح بخاری:507]

③ [صحیح بخاری:507]

④ [مُسند أحمد، حدیث: 1161، اسنادہ صحیح حدیث رقم:599]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کسی بھی آڑ بننے والی چیز کو سترہ بنایا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ زمین کے ساتھ لگی ہو وہ دیوار، ستون، درخت، برچھی اور تیر وغیرہ بھی جسے زمین میں گاڑ کر اسے سترہ بنایا جا سکتا ہے اور سواری کے جانور کو بھی پہلو کی طرف سے بٹھا کر سترے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے نیز بیٹھے ہوئے شخص کے پیچھے بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

سترہ کی اونچائی کی مقدار

أبوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ» ①

تم میں سے کوئی جب نماز پڑھنے لگے اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شیئ ہو تو وہ آڑ کے لئے کافی ہے۔

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا جَعَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلاَ يَضُرُّكَ مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْكَ» ②

---

① [صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب قدر ما یستر المصلی: 510]

② [سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، (685)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جب تو اپنے آگے اونٹ کے کجاوے کے پچھلے حصہ (کی لکڑی) کے برابر کوئی چیز کرلے تو تیرے آگے سے گزرنے والا تجھے کوئی نقصان نہ دیگا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ «سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَن سُترَةِ المُصَلِّي» رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سُترہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اِرشاد فرمایا(مِثلُ مُؤخِرَةِ الرَّحلِ)اُونٹ پر رکھی جانے والی کاٹھی کے پچھلے حصے (کی لکڑی) کے جیسا سُترہ ہونا چاہیے۔①

عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«آخِرَةُ الرَّحلِ ذِرَاعٌ فَمَا فَوقَهُ» اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ ذراع یا اس سے زیادہ (اونچا) ہوتا ہے۔②

ذراع: ہتھیلی کو کھول کر انگلی کے سرے سے کہنی تک کا حصہ ذراع کہلاتا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص تقریباً ڈیڑھ فٹ بلند چیز رکھے تو وہ اس کا سترہ بن سکے گی اور چوڑائی کی کوئی قید نہیں۔ اس سے کم اونچائی والی چیز سترہ کا کام نہیں دے گی۔ رہی وہ روایت جس میں خط کھینچنے کا ذکر ہے کہ اگر سترہ میسر نہ ہو تو خط کھینچ لے۔③ [تخریج دار الدعوۃ: سنن ابن ماجہ/اقامۃ الصلاۃ 36(943)، (تحفۃ الأشراف: 12240)، وقد أخرجہ: حم(2/249، 2/54، 266) (ضعیف)]

---

① [صحیح مسلم، حدیث: 500 کتاب الصلاۃ، باب :47 باب سترۃ المصلی]

② [سنن أبي داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یستر المصلی، (686)]

③ [سنن أبي داود، (689)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سترہ اور نمازی کے درمیان فاصلہ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ»①

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ والی جگہ اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کے برابر جگہ تھی۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا»②

جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترہ کی طرف نماز پڑھے اور اس کے قریب رہے۔

عَبْدَ اللَّهِ، كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهِ، فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ صَلَّى③

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو سیدھے اپنے سامنے کی طرف چلے جاتے۔ دروازہ پیٹھ کی طرف ہوتا اور آپ آگے بڑھتے جب ان کے اور سامنے کی دیوار کا فاصلہ قریب تین ہاتھ کے رہ جاتا تو نماز پڑھتے۔

---

① [صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلى والسترة؟(496)]

② [سنن أبي داوٗد، كتاب الصلاة،(698)]

③ [صحيح بخاری:506]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک ہاتھ ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے۔ تین ہاتھ تقریباً ساڑھے چار فٹ ہوئے۔ سجدے کے لیے عام صف چار یا ساڑھے چار فٹ ہی ہوتی ہے، گویا آپ کا سجدہ دیوار کے بالکل قریب پڑتا تھا، اس لیے سترہ سجدے والی جگہ سے تقریباً متّصل ہونا چاہیے۔اوپر والی حدیث میں سجدے کی جگہ اور سترے کے درمیان سے بکری گزرنے کا فاصلہ ذکر ہے۔ ظاہر ہے بکری تنگ جگہ سے بھی گزر جاتی ہے، اس کے لیے زیادہ جگہ درکار نہیں ہوتی۔ ①

کیا مسجد میں بھی سترہ ضروری ہے؟

صحرا ہو یا مسجد، سفر ہو یا حضر (گھر)، نماز فرض ہو یا نفل ہر جگہ نماز کے لئے سترہ ضروری ہے۔

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ آتِي مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ، قَالَ:" فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا. ②

یزید بن ابی عبید رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے لیے (مسجد نبوی) آیا کرتا تھا اور دیکھتا تھا کہ وہ مُصحف (عُثمان رضی اللہ عنہ کے لکھوائے ہوئے قُران) والے ستون کے پاس نماز پڑھتے

① [حاشیہ سنن نسائی، ح:749، شیخ حافظ محمد امین]

② [صحیح البخاری، حدیث: 502، کتاب الصلاۃ، ابواب سُترۃ المُصلی، باب 6]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، تو میں نے ان سے کہا، اے ابومسلم آپ ہمیشہ اس ستون کے پاس ہی نماز کیوں پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ اس ستون (کھمبے) کے پاس نماز پڑھنے کی جستجو کیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بھی مسجد نبوی میں سُترہ لیتے تھے اور فرض کے علاوہ اپنی نمازیں مسجد نبوی کے ستونوں (کھمبوں) کی طرف رخ کرکے ادا کیا کرتے تھے اور ستونوں کے پیچھے اپنی جگہ حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے پہل کیا کرتے تھے۔ ①

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ

«رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا» میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا کہ وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔ ②

نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلاً إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، قَالَ لِي: وَلِّنِي ظَهْرَكَ» عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد کے ستونوں (کھمبوں) میں سے کسی ستون (کھمبے) کی جانب کوئی جگہ نہ پاتے تو مجھے کہتے کہ میری طرف اپنی پشت (پیٹھ) کر دو۔ ③

---

① [صحیح البخاری، حدیث: 503، کتاب الصلاۃ]

② [مصنف ابن أبي شيبة، کتاب الصلوات، باب قدر کم يستر المصلي؟ (2853)]

③ [مصنف ابن أبي شيبة، کتاب الصلوات، باب الرجل يستر الرجل إذا صلى إليه أم لا؟ (2878)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلی جگہ میں سترہ کا حکم

① عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

" أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ، فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ" ①.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عید والے دن (نماز کے لیے) باہر تشریف لے جاتے تو نیزہ (گاڑنے) کا حکم فرماتے، تو نیزہ ان کے سامنے گاڑ دیا جاتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف (رُخ فرما کر) نماز ادا کرتے اور لوگ ان کے پیچھے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر امراء نے بھی اسی کام کو اختیار کیا۔

② ابی جُحیفہ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ

«خَرَجَ عَلَينَا رسول اللّٰهِ ﷺ بِالهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهرَ وَالعصرَ وَبَينَ يَدَيهِ عَنَزَةٌ وَالمَرأَةُ وَالحِمَارُ يَمُرُّونَ مِن وَرَائِهَا» ②

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس دوپہر کی سخت گرمی کے وقت تشریف لائے، آپ کے پاس وضوء کا پانی لایا گیا تو آپ نے وضوء فرمایا اور ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھائی آپ کے سامنے "عَنزہ" (گاڑا ہوا) تھا، اور عورتیں اور گدھے اس عَنزہ کے آگے سے گذر رہے تھے۔

---

① [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ: 494۔ مسلم: 501]

② [صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، ابواب سُترۃ المُصلی، الصّلاۃ الی العَنزۃ، حدیث: 499]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

«لَقَد رَأَيتُنَا لَيلَةَ بَدرٍ وَمَا مِنَّا إِنسَانٌ اِلَّانَائِمٌ اِلَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى ﷺ فإنّه كَانَ يُصَلِّي إِلىٰ شَجَرَةٍ وَيَدعُوا حَتّى أَصبَحَ وَمَا كَانَ مِنَّا فَارِسٌ يَومَ بَدرٍ غَيرَ المِقدَادِ بنِ الأَسوَدِ»①

ہم نے (غزوہ) بدر والی رات دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص سو گیا تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہو گئی، اور بدر والے دِن ہم میں سے صرف (اکیلے) مقداد بن أسود رضی اللہ عنہ ہی گھڑ سوار تھے۔

سترے کو کچھ دائیں یا بائیں جانب رکھنا

یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے نیز حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ "مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا" "میں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ٹہنی یا ستون یا درخت کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسی طرح دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بالکل اپنے سامنے نہیں بلکہ قدرے بائیں یا دائیں جانب کیے ہوتے تھے۔" وہ ضعیف و نا قابل حجت ہے۔②

---

① [مُسند أحمد، حدیث: 1161، اسنادہ صحیح, حدیث رقم: 599]

② [تخریج دار الدعوۃ: سنن ابوداؤد: 693، تفرد بہ أبوداود، (تحفۃ الأشراف: 11551)، وقد أخرجہ: مسند احمد (4/6) (ضعیف)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے: " سترة الامام سترة من خلفه "عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ، «وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ، وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ»[١]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں گدھی پر سوار ہوکر نماز کے لیے آیا اور میں اس وقت تقریبا جوانی کی عمر کو پہنچ چکا تھا۔

اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں دیوار کے علاوہ (کسی اور سترے) کی طرف رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نمازیوں کی صف کے ایک حصے کے سامنے سے گزرا اور باہر نکل گیا۔ پھر میں نے گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود نماز کی صف میں شامل ہو گیا لیکن کسی نے مجھ پر اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہ کیا۔

معلوم ہوا کہ اگر امام سترے کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو صف کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیوار کے علاوہ کوئی اور سترہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نماز میں کھڑے لوگوں کے سامنے سے گزرے تو کسی نے اعتراض نہ کیا کیونکہ وہ سب امام کے

---

① [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ الامام سترۃ من خلفہ:495۔ مسلم:503]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترے کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اس لیے کسی کے اعتراض کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، نفی جدار کا فائدہ تبھی ہے جب کسی دوسری چیز کا سترہ تسلیم کیا جائے بصورت دیگر یہ نفی لغو ٹھہرے گی، اگر حدیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ حدیث میں الی غیر جدار کے الفاظ ہیں اور لفظ غیر ہمیشہ صفت کے لیے آتا ہے

اس لیے تقدیری عبارت یوں ہوگی: (يصلي بالناس بمنى إلى شئى غير جدار) یعنی رسول اللہ ﷺ منیٰ میں دیوار کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف رخ کر کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کا عام معمول بھی یہی تھا کہ آپ جب کھلی فضا میں نماز پڑھاتے تو سترہ قائم فرما لیتے تھے، اس لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ کا معمولات نبوی کے مطابق وہی مفہوم مراد لینا بہتر ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سمجھا ہے۔

نیز ابن عباس رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ میرے اس عمل پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ یہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل ہے کیونکہ جب سترہ قائم تھا تو کسی کے لیے اعتراض کا موقع ہی نہیں تھا۔ اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عینی لکھتے ہیں:

"اس حدیث کے الفاظ الی غیر جدار سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں سترہ تھا کیونکہ غیر کا لفظ ہمیشہ صفت کے لیے آتا ہے۔ تقدیری عبارت یوں ہو گی کہ "دیوار کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف" وہ چیز لاٹھی بھی ہو سکتی ہے نیزہ بھی ہو سکتا ہے، ان کے علاوہ کوئی اور چیز بھی ہو سکتی ہے۔"①

---

① [عمدۃ القاری 2/569]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس حدیث کے متعلق شرح تراجم بخاری میں یوں رقم طراز ہیں: "اس عنوان سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔ اگر کوئی امام کے سترے کی موجودگی میں مقتدیوں کے آگے سے گزر جائے تو وہ گناہگار نہیں ہوگا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ صاحب مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قُلتُ حَمَل البُخَارِی لَفظ الغَیرِ عَلٰی النَّعتِ وَالبَیْھَقِی عَلی النَّفِی المَحَض وَمَااختَارَہ البُخَارِی ھُنَا اَولیٰ فَاِنَّ التَّعَرض لِنَفی الجِدَار خَاصَّة یَدُلُّ عَلی اِنَّھا کَانَ ھُنَاکَ شَئیٌ مَغایر لِلْجِدَار الخ۔[1]

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہاں یہ ہے کہ آپ کے سامنے دیوار کے علاوہ کوئی اور چیز بطور سترہ تھی۔ حضرت الامام نے لفظ غیر کو یہاں بطور صفت سمجھا اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے نفی محض مراد لی، اور جو کچھ یہاں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے وہی مناسب اور بہتر ہے۔

---

(۱) [مرعاۃ، ج1، ص:515]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

ابو جہیم عبداللہ بن حارث الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المصَــلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ» ①

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے چالیس (سال) تک کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر ہو گا۔

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ

أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ، خَيْراً لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے اگر اس کو اس فعل کا عذاب معلوم ہو جائے تو اس کا زمین میں دھنس جانا بہتر معلوم ہو اس سے کہ وہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے۔ ②

مَالِكٌ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ النِّسَاءِ، وَهُنَّ يُصَلِّينَ

---

① [صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب إثم المار بين يدي المصلي، (510)]

② [موطا امام مالک بروایۃ یحیی بن یحیی اندلسی: 385، شیخ سلیم ہلالی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ناپسند کرتے تھے کہ عورتوں کے سامنے سے گزرا جائے اور وہ نماز پڑھ رہی ہوں۔ ①

ان احادیث سے نمازی کے سامنے سے گزرنے کی بڑی سخت وعید ثابت ہوئی مگر افسوس کہ اس زمانے میں لوگ اس فعل کو آسان سمجھتے ہیں خصوصا حرمین شریفین میں تو بلا نکیر نمازی کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ وہاں کے علماء کی بھی اس طرف توجہ نہیں ہے کہ عوام کو منع کریں۔ ②

سترہ کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ»

"جب کوئی شخص ایسی چیز سامنے رکھ کر نماز پڑھے، جو اسے لوگوں سے بچائے (یعنی سترہ)، اور کوئی اس کے درمیان سے گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہئے کہ اسے روکے، اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔" ③

---

① [موطا امام مالک بروایۃ یحیی بن یحیی اندلسی:386]

② [فوائد موطا امام مالک رحمہ اللہ صفحہ:223، طبع نعمانی کتب خانہ، اردو بازار لاہور]

③ [صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مر بین یدیہ:509/ صحیح مسلم:259]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

«صَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِدْرٍ اتَّخَذَهُ قِبْلَةً، فَأَقْبَلَتْ بَهْمَةٌ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يُدَارِئُهَا، وَيَدْنُو مِنَ الْجِدْرِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَطْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَصِقَ بِالْجِدَارِ، وَمَرَّتْ مِنْ خَلْفِهِ»[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کو قبلہ بنا کر انہیں نماز پڑھا رہے تھے، ایک بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے روکتے رہے اور دیوار کے قریب ہوتے گئے حتیٰ کہ میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ دیوار کے ساتھ لگ گیا بالآخر وہ بکری کا بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے گزرا۔

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ دوران جماعت مقتدی کے سامنے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے بکری کے بچے کے گزرنے کا مطلب ہوا کہ وہ پہلی صف کے نمازیوں کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو نمازی کے آگے سے گزرنے کو بھی منع کرتے ہیں اور امام اور مقتدیوں کے درمیان سے گزرنا بھی سترہ اور نمازی کے درمیان سے گزرنا ہی سمجھتے ہیں۔

---

(1) [مسند احمد:6852]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرض نماز پڑھائی تو نماز میں اپنا ہاتھ آگے کر کے پھر پیچھے کر لیا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے"؟ فرمایا:

"لاَ إِلاَّ أَنَّ الشَّيْطَانَ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَىَّ فَخَنَقْتُهُ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلَى يَدِى وَايْمُ اللَّهِ لَوْلاَ مَا سَبَقَنِى إِلَيْهِ أَخِى سُلَيْمَانُ لاَرْتُبِطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ حَتَّى يُطِيفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ لاَ يَحُولَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ أَحَدٌ فَلْيَفْعَلْ"[۱]

نہیں، بلکہ (بات یہ ہے کہ) شیطان میرے سامنے سے گزرنا چاہتا تھا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا، یہاں تک کہ میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان (علیہ السلام) نے (جنات کو ماتحت رکھنے میں) سبقت نہ کی ہوتی تو اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور اہل مدینہ کے بچے اسے ادھر ادھر گھماتے پھرتے۔ پس تم میں سے جو کوئی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کے اور قبلے (کی سمت میں اس کے آگے) سے کوئی چیز نہ گزرے تو اسے ضرور ایسا کرنا چاہیے۔

صحیح بخاری میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ اثر موجود ہے:

وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَبَى إِلاَّ أَنْ تُقَاتِلَهُ فَقَاتِلْهُ.

---

۱ [سنن الدارقطنی کتاب الصلاۃ باب ما جاء فی اعتراض الشیطان للمصلی لیفسد علیہ الصلاۃ 1375:، اسے امام احمد، اور طبرانی نے بھی صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کعبہ میں جب کہ آپ تشہد کے لیے بیٹھے ہوئے تھے سامنے سے گزرنے والے کو روک دیا تھا اور فرمایا تھا اگر وہ لڑائی پر اتر آئے تو اس سے لڑے۔ ①

نمازی کو چاہیے کہ وہ آگے سے گزرنے والے کو کسی صورت آگے سے گزرنے نہ دے۔ یہ حکم اول نماز اور آخر نماز میں برابر ہے اور کعبہ اور غیر کعبہ میں بھی کوئی فرق نہیں۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اثر پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے تشہد کی حالت میں بھی گزرنے والے کو روکا اور بیت اللہ کے اندر نماز ادا کرتے ہوئے بھی کسی کو آگے سے گزرنے نہیں دیا۔

حالت تشہد میں روکنے سے متعلق اثر کو مصنف ابن ابی شیبہ (2/149) اور مصنف عبدالرزاق (2/23) میں موصولا بیان کیا گیا ہے۔ اور ان میں وضاحت ہے کہ گزرنے والے عمرو بن دینار تھے جسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دوران تشہد میں روکا۔ اور بیت اللہ میں نماز پڑھتے وقت روکنے کی روایت کو امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد ابو نعیم نے اپنی تالیف "کتاب الصلاۃ" میں موصولا بیان کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیت اللہ میں نماز پڑھتے وقت کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہیں دیتے تھے۔ (فتح الباری: 572/1) اور روکنے پر بعض نہ آنے والے سے

① [صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب: یرد المصلی من من بین یدیہ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کرنے والے جملے کو امام عبدالرزاق نے اپنی تصنیف (2/20) میں موصولا ذکر کیا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحِ السَّمَّانُ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ①.

ابوصالح سمان نے کہا میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کسی چیز کی طرف منہ کئے ہوئے لوگوں کے لیے اسے آڑ بنائے ہوئے (سترہ کئے ہوئے) تھے۔ قبیلہ بنو ابو معیط کے ایک جوان نے چاہا کہ آپ کے سامنے سے ہو کر گزر جائے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ پر دھکا دے کر باز رکھا۔ جوان نے چاروں طرف نظر دوڑائی لیکن کوئی راستہ سوائے سامنے سے گزرنے کے نہ ملا۔ اس لیے وہ دوبارہ اسی طرف

① [صحیح بخاری:509]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نکلنے کی کوشش کرنے لگا۔ اب ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے سے زیادہ زور سے دھکا دیا۔ اسے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے شکایت ہوئی اور وہ اپنی یہ شکایت مروان کے پاس لے گیا۔ اوراس کے پیچھے ابو سعید رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے گئے۔ مروان نے کہا اے ابو سعید رضی اللہ عنہ آپ میں اور آپ کے بھتیجے میں کیا معاملہ پیش آیا؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھے اور کوئی سامنے سے گزرنا چاہے تو اسے روک دینا چاہیے۔ اگر پھر بھی اسے اصرار ہو تو اسے اس سے لڑنا چاہیے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

امام بخاری ان کے نزدیک صورت معاملہ یوں ہے کہ اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر کر اس تعلق کو ختم کرنا چاہتا ہے جو اللہ اور بندے کے درمیان نماز کی وجہ سے قائم ہوا ہے تو نمازی کے لیے اس تعلق کو قائم رکھنے کا پورا پورا حق ہے۔ اسے چاہیے کہ اپنے آگے سے گزرنے والے کو منع کرے، یعنی اسے نرمی سے متنبہ کرے۔ اگر باز نہ آئے تو سختی سے روکنے کی اجازت ہے۔ اگر وہ اشارہ نہ مانے تو دھکا دے کر اسے روکا جائے لیکن اس روکنے میں دھکم پیل اور مار پیٹ کی نوبت نہیں آنی چاہئے کیونکہ ایسے اعمال نماز کے لئے باعث فساد ہیں۔ گزرنے والے کو روکنا تو نماز کی حفاظت کے لئے تھا، اگر اسے اس انداز سے روکا گیا کہ نماز ہی خراب ہوگئی تو "گناہ لازم اور نیکی برباد" والی صورت پیدا ہو جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آدمی کا آدمی کی طرف رخ کرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو

حضرت عمر، وابن عمر اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم نے ایسے انداز کو ناپسند کیا جس میں کسی آدمی کا رخ نماز پڑھنے والے شخص کی طرف ہو کیونکہ اس صورت میں انتشار پیدا ہوتا ہے۔ البتہ نمازی کی طرف پیٹھ کرنے یا ہونے میں ایسا خطرہ نہیں۔[1] «كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سَبِيلاً إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، قَالَ لِي: وَلِّنِي ظَهْرَكَ»[2]

نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد کے ستونوں (کھمبوں) میں سے کسی ستون (کھمبے) کی جانب کوئی جگہ نہ پاتے تو مجھے کہتے کہ میری طرف اپنی پشت (پیٹھ) کر دو۔

علامہ عینی رحمہ اللہ نے حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے آدمی کا آدمی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کو مطلقا کراہت کا موقف ذکر کیا ہے۔

---

① [ہدایۃ القاری شرح صحیح بخاری، ج/1، ص:833]

② [مصنف ابن أبي شيبة، كتاب الصلوات، باب الرجل يستتر الرجل إذا صلى إليه أم لا؟(2878)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع فرمایا ہے اور اسکی کوئی مسافت متعیّن نہیں فرمائی۔

ابو جہیم عبداللہ بن حارث الأنصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ»[1]

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے چالیس (سال) تک کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر ہو گا۔

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ

أَنَّ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يُخْسَفَ بِهِ، خَيْراً لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

جو شخص نمازی کے سامنے سے گزرتا ہے اگر اس کو اس فعل کا عذاب معلوم ہو جائے تو اس کا زمین میں دھنس جانا بہتر معلوم ہو اس سے کہ وہ نماز کے سامنے سے گزر جائے۔[2]

رسول اللہ ﷺ نے نمازی کے آگے سے مطلق طور پر گزرنے سے منع فرمایا ہے اور گزرنے والے کے لئے سخت وعید فرمائی ہے، تو اتباع رسول ﷺ

---

① [صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب إثم المار بين يدي المصلي، (510)]

② [موطا امام مالک بروایۃ یحیی بن یحیی اندلسی:385]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تقاضا یہی ہے کہ نمازی کے آگے سے کسی بھی صورت میں نہ گزرا جائے۔

سنن ابو داؤد ، سنن الکبریٰ للبیھقی[1] کی ایک ضعیف حدیث "يُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ" میں ہے کہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے بقدر جگہ چھوڑ کر نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، بعض علماء نے کہا ہے کہ تین صف کے بقدر فاصلے پر گزرنا جائز ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ اتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے، جہاں پر نمازی کی نظر نہ پڑے، لیکن اس حدبندی کے متعلق کوئی بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

نماز کو کونسی چیز توڑتی ہے؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُـــولُ اللَّهِ ﷺ: " يَقْطَعُ الصَّـــلَاةَ، الْمَرْأَةُ، وَالْحِمَارُ، وَالْكَلْبُ، وَيَقِي ذَلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عورت اور گدھے اور کتے کے سامنے گذر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ان سب سے بچاؤ یوں ہو سکتا ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی چیز پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہو۔"[2]

---

① [ابوداؤد:704، سنن الکبریٰ:907]

② [صحیح مسلم:511]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ حضرت أبو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی جس روایت میں ہے کہ (لا يقطع الصلاة شئی) "نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی"۔ وہ ضعیف ہے لہذا قابل حجت نہیں۔ ①

اگر گذشتہ اشیاء کے علاوہ کوئی آدمی وغیرہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے تو نماز باطل نہیں ہوتی کیونکہ اس کے مبطل ہونے کی کوئی صریح دلیل موجود نہیں جیسا کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی موقف اختیار کرتے ہوئے اسے ثابت کیا ہے۔ ②

امام بخاری رحمہ اللہ نے علی بن مسہر کے طریق سے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ذکر ہوا کہ کون سی چیزیں نماز کی قاطع ہیں؟ تو لوگوں نے کہا: کتا، گدھا اور عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم نے ہمیں کتوں کے برابر بنا دیا۔ ③

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود سوال کیا کہ نماز کو کون سی چیز توڑتی ہے؟ تو حضرت عروہ بن زبیر نے جواب دیا: عورت اور گدھا۔ ④

---

① [سنن ابوداؤد:720 ضعیف، ضعیف الجامع:6366]

② [الفتاوی الاسلامیۃ:1/243-244]

③ [صحیح البخاري، الصلاۃ، حدیث:511]

④ [صحیح مسلم، الصلاۃ، حدیث:142(512)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اے اہل عراق! تم نے ہمیں کتوں اور گدھوں کے برابر کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اشارہ اس روایت کی طرف تھا جسے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت، گدھا اور کتا نماز کو قطع کر دیتا ہے۔ ایک روایت میں سیاہ کتے کی قید ہے اور اسے آپ نے شیطان قرار دیا ہے۔ [1]

صحیح مسلم ہی میں حضرت ابوہریرہ سے یہی روایت مروی ہے لیکن وہاں مطلق کتے کا ذکر ہے، اس کے سیاہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ [2]

سنن ابی داؤد میں عورت کے ساتھ حائضہ ہونے کا اضافہ ہے۔ [3]

ان روایات میں نماز کو توڑ دینے سے مراد نماز کا باطل ہو جانا اور نماز کا دوبارہ دہرایا جانا ہے۔ اگرچہ بعض حضرات نے اس سے خشوع خضوع کی کمی مراد لی ہے اور بعض حضرات ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو منسوخ کہتے ہیں، لیکن پہلے مفہوم کی تائید حدیث سے ہوتی ہے، اس لیے وہی مفہوم راجح ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اصل مضمون کے متعلق شکایت نہیں تھی کیونکہ وہ خود بھی نماز کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھنے کو پسند نہیں کرتی تھیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصل مضمون کے

---

① [صحیح مسلم، الصلاۃ، حدیث:1137(510)]

② [صحیح مسلم، الصلاۃ، حدیث:1139(511)]

③ [سنن أبي داود، الصلاۃ، حدیث:703]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش نظر وہ کھسک جانے کا عمل کرتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو روایت بیان کرنے کے انداز اور لب و لہجے پر اعتراض تھا کہ بیان کرنے والوں نے عورت، گدھے اور کتے کو ایک ہی فہرست میں شمار کیا ہے۔ اس کی تعبیر یوں بھی ہو سکتی تھی کہ کتے اور گدھے کے سامنے سے گزرنے پر نماز قطع ہو جاتی ہے، اسی طرح عورتوں کا بھی یہی حکم ہے

یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کتے، گدھے اور عورت کے مسئلے میں فرق کر رہی ہیں کہ خشوع صلاۃ کو ختم یا کمزور کرنے کے سلسلے میں کتے، گدھے اور عورت تینوں کو شیطان سے تعلق رکھنے کی بنا پر مؤثر مان لیا جائے تب بھی عورت کے متعلق عموم کی بات صحیح نہیں، مثلاً: کتے کے متعلق حدیث میں ہے کہ وہ شیطان ہے اور گدھے کے متعلق ہے کہ جب تم اس کی آواز سنو تو اللہ تعالی کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے، جبکہ عورت کا یہ معاملہ نہیں۔

بہر حال یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال تھا۔ اس خیال کی وجہ یہی قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (تعاد الصلاة من ممر الحمار، والمراة، والكلب الاسود) گدھے اور عورت اور کالے کتے کے گزرنے سے نماز لوٹائی جائے گی۔ [سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ، رقم :3323] کا علم نہیں ہو گا جس میں گدھے، عورت اور سیاہ فام کتے، تینوں کے گزرنے پر نماز کو دہرانے کا حکم دیا گیا ہے۔[1] (واللہ اعلم)

---

[1] [ھدایۃ القاری شرح صحیح بخاری، شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد، ج1، ص:838]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حرمین میں سترے کا اہتمام ضروری نہیں؟

«عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ أَحَدٌ»①

حضرت کثیر اپنے والد سے وہ اپنے دادا کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے، پھر اسکے سامنے کھڑے ہو کر مقام ابراہیم کے ایک کنارے کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔

تخریج دار الدعوۃ:

سنن ابی داود/الحج 89 (2016)، سنن ابن ماجہ/الحج 33 (2958)، (تحفۃ الأشراف: 11285)، مسند احمد 6/399 (اس کے راوی "کثیر بن المطلب" لین الحدیث ہیں، اسی لیے ان کے بیٹے کثیر بن کثیر ان کا نام حذف کرکے کبھی "عن بعض أھلہ" اور کبھی "عمن سمع جدہ" کہا کرتے تھے۔

تشریح: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ خانہ کعبہ (مسجد حرام) میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے، بعض کا موقف بھی یہی ہے کہ مسجد حرام، یعنی بیت اللہ شریف میں سترے کے بارے میں نرمی ہے جس طرح کہ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے اپنی "المصنف" میں ان الفاظ سے باب باندھا ہے: [باب: لا یقطع الصلاۃ بمکۃ شیئ] (المصنف: ۲/۳۵)

① [سنن نسائی: 759، ضعیف]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر اس باب کے تحت جو مرفوع حدیث بیان کی ہے، وہ یہی "کثیر بن کثیر عن ابیہ عن جدہ" یعنی سنن نسائی والی روایت ہے۔ یہ روایت دوسری کتب سنن میں بھی موجود ہے۔ بیت اللہ میں سترے کی نرمی کے متعلق مرفوعاً یہی روایت بیان کی جاتی ہے، لیکن یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اس روایت کے ضعف کی طرف بڑے خوبصورت اور نفیس انداز میں اشارہ فرمایا ہے۔ اس روایت کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: [رجاله موثقون الا انه معلول]

"اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں مگر یہ حدیث معلول (پوشیدہ علت کی وجہ سے ضعیف) ہے۔"①

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح الجامع میں ان الفاظ سے باب باندھا ہے:

[باب السترۃ بمکۃ وغیرھا] یعنی "مکہ اور مکہ کے علاوہ دوسری جگہ سترے کا بیان۔"

پھر حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بیان فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے: ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء مکہ میں اپنے سامنے نیزہ گاڑ کر ہمیں نماز پڑھائی۔②

اسی طرح امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے "المصنف" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ اثر نقل فرمایا ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد حرام، یعنی بیت اللہ شریف میں (اپنے سامنے) لاٹھی گاڑ کر نماز پڑھی۔③

---

① [فتح الباري: ۱/۷۴۵، تحت حدیث: ۵۰۱]

② [صحیح البخاري، الصلاۃ، حدیث: ۵۰۱]

③ [مصنف ابن أبي شیبۃ، قدر کم یستر المصلي، حدیث: ۲۸۵۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوا کہ نماز کے لیے سترے کا حکم عام ہے، چاہے مکہ، مدینہ یا کوئی اور جگہ ہو۔ بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی ہو یا کوئی اور مسجد، نمازی کے لیے سترہ بہر حال ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ

[لاتصل الا الی سترۃ][1]

یعنی ”سترے ہی کی طرف نماز پڑھو۔“

اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اثر بھی موجود ہے۔ حدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: ”رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَدْ نَصَبَ عَصًا يُصَلِّي إِلَيْهَا“

امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یحیٰی بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا کہ وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔[2]

امام محمد بن جریر الطبری رحمہ اللہ نے "تھذیب الآثار، اور امام ابو بکر ابن المنذر رحمہ اللہ نے "الاوسط" میں روایت کیا ہے۔[3]

مصنف ابن أبي شیبۃ کے محقق شیخ ابو محمد اسامہ بن ابراہیم اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اسنادہ صحیح" اور علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب

---

① [صحیح ابن خزیمۃ:۱۰/۲، حدیث:۸۰۰]

② [مصنف ابن أبي شیبۃ، کتاب الصلوات، باب قدر کم یستر المصلي (2853)]

③ [دیکھئے: الاوسط من السنن والاجماع حدیث نمبر 2427]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"حجۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" میں اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ ①

نیز فرمایا: "إذا صلى أحدكم فليصل إلى سترة وليدن منها" ②

"جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ سترے کی طرف پڑھے اور سترے کے قریب کھڑا ہو۔" اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی حدیث میں وارد ہے کہ نمازی اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہ دے بلکہ گزرنے والے کو روکے۔ اگر کوئی نہ رکے تو اسے زبردستی روکے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو شیطان قرار دیا ہے۔ مذکورہ دلائل سے جہاں سترے کا وجوب معلوم ہوتا ہے وہاں بیت اللہ شریف میں لوگوں کے ازدحام اور ان کی کثرت کا مسئلہ بھی درپیش ہے، لہٰذا اس کا لحاظ رکھنا بھی مناسب ہے، اس لیے ﴿فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ مَا ٱسْتَطَعْتُمْ﴾ "پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو"۔ ③

---

① [دیکھئے حجۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ص22]

② [سنن أبي داود، الصلاۃ، حدیث:٦٩٥]ص

③ [التغابن:16]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال: شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ شیخ میں نے حرم مکہ اور حرم مدینہ میں اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزر رہے ہوتے ہیں کوئی کسی کو روکتا نہیں کیا یہ ٹھیک ہے یا روکنا چاہیے؟؟

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب واليه المرجع والمآب

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو جس مسجد میں ہو، اسے روکنا چاہیے۔

ابوجہیم عبداللہ بن حارث الأنصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ المَارُّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ»

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے چالیس (سال) تک کھڑا رہنا گزرنے سے بہتر ہوگا۔ ①

درج بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ لہٰذا کسی بھی حالت میں نمازی اور سترہ کے درمیان سے یا اگر سترہ موجود نہ ہو تو نمازی کے آگے سے نہ گزرا جائے۔ یاد رہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی یہ ممانعت مطلقاً ہے۔ گزرنے والا خواہ کتنے ہی فاصلے سے بھی گزرے، اسے اتنا گناہ ہے جتنا کہ قریب سے گزرنے والے کے لئے ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

① [صحیح البخاري، کتاب الصلاۃ، باب إثم المار بین یدي المصلي، ح:510]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لَا تُصَــلِّ إِلَّا إِلَى سُــتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتُقَاتِلْهُ؛ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ»

"سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو اور کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ انکار کر دے تو اس سے لڑو کیونکہ اس کے ساتھ یقیناً شیطان ہے۔"①

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کا یہ حکم نبی مکرم ﷺ نے اپنی مسجد یعنی مسجد نبوی کے نمازیوں کو ہی دیا تھا۔ کیونکہ اسکے اولین مخاطب وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد نبوی میں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ لہذا مسجد نبوی ہو یا مسجد حرام، یا کوئی اور مسجد، نمازی کو سامنے سے گزرنے والے کو روکنا ہی چاہیے۔

① [صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصلاۃ، باب النھي عن الصلاۃ إلی غیر سترۃ، (800)، صحیح مسلم (506)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ:

- رسول ﷺ نے بغیر سترہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔
- آپ ﷺ نے سترہ کا اہتمام کرنے کی تاکید فرمائی ہیں۔
- سترہ سے قریب رہنے کا حکم دیا ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سترہ کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔
- کسی کو بغیر سترہ کے نماز پڑھتے دیکھتے تو اس کو سترے کے قریب کر دیتے تھے۔
- مسجد حرام و مسجد نبوی ﷺ میں بھی سترہ کا اہتمام فرماتے تھے۔

دیوار یا ستون کے پیچھے جگہ نہ ملتی تو لاٹھی وغیرہ گاڑ کر سترہ بنا لیتے تھے۔

- سترہ کی عدم موجودگی میں کسی شخص کو سترہ بنا کر نماز ادا کرتے تھے وغیرہ۔
- عورتوں کو بھی مسجد اور گھر میں سترے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

وما علینا الا البلاغ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا خاتمہ قرآن و حدیث اور سلف صالحین کی محبت میں کرے اور دنیا و آخرت میں ہر طرح کی رسوائی سے بچائے۔ آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہماری دعوتی سرگرمیاں

- مدرسے میں بچوں کی تعلیم کا انتظام
- پمفلٹ اور کتابوں کی اشاعت
- جمعہ کے خطبے و تربیتی اجتماعات کا انعقاد
- بیت المال کا نظم
- غیر مسلموں میں دعوت کی کوشش
- انفرادی دعوتی ملاقاتیں
- مسافروں اور مریضوں کا تعاون
- تعمیر مسجد و مدرسہ کا تعاون
- قرآن و دینی کتابوں کی مفت تقسیم اور لائبریری کا نظم
- مردوں کے لئے ترجمۃ القرآن کلاسیس
- خواتین کے لئے ۱۵/روزہ درس قرآن
- خواتین کے لئے ترجمۃ القرآن کلاسیس
- خواتین کے لئے تجوید القرآن کلاسیس
- خواتین کا سالانہ اجتماع ساتھ ہی عصری علوم کے ہونہار طلبہ کے لئے تقسیم انعامات

ان مقاصد کی تکمیل کے لئے صدقات، زکاۃ وعطیات کے ذریعہ تعاون کی درخواست ہے۔

Bank Name	ICICI Bank
Bank Branch	Thane Kalwa Branch
A/C Name	MADRASA MUHAMMADIA A.H. CHARITABLE TRUST
A/C No.	148805000087
IFSC Code	ICIC0001488

جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سلسلہ اشاعت: ۷

امام اہل السنہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

مَنْ رَدَّ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

فَهُوَ عَلَى شَفَا هَلَكَة

”جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کر دیا تو وہ ہلاکت کے کنارے پر ہے۔“

(مناقب الامام احمد لابن الجوزی، بتحقیق عبداللہ الترکی، ص: ۲۴۹، وقال الحافظ زبیر علی زئی: اسنادہ صحیح)

Madrasa Muhammadiya Ahle Hadees Masjid
Near Sarswati School, Aakash Ganga Road,
Rabodi THANE-400601
09221337147